قال تعالیٰ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر الآیہ

مصداق آیت بالا حق تعالیٰ تک پہنچنے کا سہل اور سیدھا راستہ بتانیوالا

مفید رسالہ مسمیٰ بہ

تسہیل قصد السبیل

مع پنج رسائل

یعنی ۱ سلسبیل لعابری السبیل و ۲ تسہیل رسالہ الیم فی الیم و ۳ تسہیل رسالہ
الطم فی السم و ۴ بعضے آداب شیخ۔ و ۵ بعضے آداب معاشرت

ملقب بہ

لطائف ستہ

جسمیں اکثر حکیم الامۃ مجدد الملۃ محی الطریقۃ حضرت مرشدنا و مولانا
الشاہ محمد اشرف علی صاحب چشتی قدس سرہ کے افادات ہیں

جیسا کہ تمہید سے واضح ہے

تسہیل قصد السبیل

بعبارت مولانا شاہ لطف رسول صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعریف کے لائق اللہ تعالیٰ ہے جو بڑا مالک ہے اور اسی کی طرف دین کے سیدھے راستہ کی انتہا ہے اور درود و سلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو جن کی برابر کمالات میں کوئی دوسرا نہیں اور وہ اس راستے کے بہترین رہبر ہیں اور آپ کی اولاد اور اصحاب سب پر بھی درود و سلام ہو جنہوں نے اپنی جان و مال تھوڑا ہو تو بہت ہو تو سب اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالا اور جو آیتوں اور حدیثوں کے پہچاننے والے ہیں جن سے مسلمانوں کو عزت اور کافروں کو ذلت نصیب ہوئی۔

اما بعد جاننا چاہیے کہ اس کتاب میں ہم تھوڑی سی ضروری باتیں فقیری کے بیان میں لکھتے ہیں اور ہر بات کے شروع میں لفظ ہدایت لکھیں گے اور ان باتوں کے لکھنے کی وجہ یہ ہوئی کہ اکثر لوگوں کو فقیری کا شوق ہوتا ہے لیکن بعض لوگ تو راستہ نہ جاننے سے غلطی اور گمراہی میں پھنس جاتے ہیں اور بعض لوگ اگرچہ غلطی و گمراہی میں نہیں پھنستے لیکن مقصود کے نہ جاننے سے ان کا وہی حال ہوتا ہے جس کا بیان ان شعروں میں ہے ؎

یک سبد پر نان ترا بر فرق سر	تو ہمی جوئی لب نان در بدر
تا بزانوئے میانے جوئے آب	وز عطش وز جوع گشتی خراب[1]

معنی ان شعروں کے یہ ہیں کہ ایک ٹوکرا روٹیوں سے بھرا ہوا تو تیرے سر پر رکھا ہوا ہے اور تیرا حال یہ ہے کہ ایک ٹکڑا روٹی کا در در مانگتا پھرتا ہے اور گھٹنے تک تو پانی کی نہر میں کھڑا ہے مگر تیرا حال یہ ہے کہ بھوک اور پیاس سے تباہ[1] ہو رہا ہے اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ یہ بات آسان طریقہ سے بتلا دی جائے

---

[1] یعنی جب آدمی مقصود کو نہیں جانتا تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مقصود حاصل ہو گیا مگر وہ سمجھتا ہے کہ مقصود حاصل نہیں ہوا اس لئے پریشان ہوتا ہے ۱۲ لطف رسول

کہ فقیری کا راستہ کیا ہے اور فقیری میں کس بات کا حاصل ہونا مقصود ہے اس کتاب کے لکھنے سے پہلے بھی بعض صاحبوں نے اس کی فرمائش کی تھی مگر اس وقت یہ صورت جو اس کتاب کی ہے میرے خیال میں نہ آئی تھی اس لئے عذر کر دیا گیا اب اس کے لکھنے کا وقت آ گیا ان باتوں کو میں نے جہاں سے لیا ہے وہ یہ ہیں، قرآن شریف حدیث شریف فقیری کے جو بڑے بڑے جاننے والے بزرگ گزرے ہیں ان کی لکھی ہوئی باتیں اپنے بزرگوں سے جو باتیں سُنیں وہ باتیں جو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈال دیں اگرچہ اس ڈر سے کہ کتاب بڑی نہ ہو جائے ہر بات کی دلیل بیان نہیں کی۔ اب میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ جیسا اس کتاب کا نام ہے جس کے معنی ہیں اللہ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ۔ اسی طرح اس کتاب کو اللہ تک پہنچنے کا سبب بنا دیں یعنی جو اس کتاب پر عمل کرے اللہ تک پہنچ جاوے اور مجھ آوارہ کو بھی ٹھکانے پیچھے لگا دیں اور یہ اللہ تعالیٰ کو کچھ مشکل نہیں۔

ھدایت پہلی: فقیری اس کو کہتے ہیں کہ اپنے ظاہر اور باطن کو آراستہ کرے، ظاہر کو ان عملوں سے جو جسم کے ظاہری اعضاء سے کئے جاتے ہیں اور ان کا کرنا ضروری ہے جیسے نماز روزہ وغیرہ اور دل کو سچے عقیدوں اور نیک عادتوں سے جیسے اخلاص یعنی دین کے کام اللہ کی رضامندی کے لئے کرنا لوگوں کو دکھلانے کے لئے نہ کرنا اور شکر یعنی اللہ تعالیٰ کا احسان ماننا اور صبر یعنی مصیبت کے وقت شکوہ شکایت نہ کرنا۔ اور زہد یعنی دنیا سے بے رغبت ہونا اور تواضع یعنی اپنے کو بڑا نہ سمجھنا۔ یہ اوصاف حاصل کرے۔ فقیری کا[عل] ایک درجہ تو یہ ہے اور دوسرا[عہ] درجہ یہ ہے کہ ان مذکورہ باتوں کے ساتھ ظاہر کو نفل عبادتوں میں اور باطن یعنی دل کو اللہ کی یاد میں ہمیشہ مشغول رکھے، کسی دم غافل نہ ہو پہلے درجہ کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس درجہ کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے اس لئے ان دو چیزوں کا اہتمام

عل اس درجہ کا نام ولایت عامہ ہے اور یہ درجہ ولایت کا ہر مسلمان متقی کو حاصل ہوتا ہے ۱۲ منطف،

عہ اس درجہ کا نام ولایت خاصہ ہے اور یہ درجہ ولایت کا صرف بزرگوں کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ اسی کو نسبت کہتے ہیں۔

کرنا بھی ضروری ہے ایک بقدر ضرورت علم دین سیکھنا خواہ پڑھ کر ہو خواہ عالموں سے مسئلے پوچھ کر اور اگر پڑھے تو چاہے عربی پڑھے چاہے فارسی کتابیں مسئلوں کی پڑھ لے چاہے اردو کتابیں مسئلوں کی پڑھ لے۔ اس احقر نے ایک کتاب بہشتی زیور شائع کرائی ہے اور کتاب صفائی معاملات اور تیسرا باب مفتاح الجنۃ کا یہ دین کی روزمرہ کی ضرورتوں کے لیے کافی ہیں دوسرے جو مسئلے سیکھے اُن پر عمل کرنے کا پکا ارادہ کرنا تاکہ نفس کی خواہشیں اور لوگوں کی ملامت عمل سے مانع نہ ہو یہ تو پہلے درجہ کا بیان ہوا اور دوسرا درجہ مستحب ہے اور لوگ اسی کو فقیری کہتے ہیں لیکن اگر اس دوسرے درجہ میں مشغول ہونے کے سبب پہلے درجہ کی باتوں میں سے کوئی ضروری بات چھوٹ جاوے یا ان میں کسی قسم کا نقصان پڑ جاوے تو پھر اس درجہ میں مشغول ہونا منع اور ناجائز ہوگا جیسے بعض جاہل کرتے ہیں کہ بیوی بچوں کو چھوڑ کر درویشی کا دم بھرتے ہیں۔

ہدایت دوسری: طریقہ درویشی میں قدم رکھنے کا یہ ہے کہ پہلے سب گناہوں سے پوری طرح توبہ کرے اور اگر کوئی عبادت جو اس کے ذمہ واجب تھی جیسے نماز روزہ وغیرہ چھوٹ گئی ہو تو اس کو قضا کرنا شروع کردے اور اگر لوگوں کے اس کے ذمہ کچھ حق ہوں تو ان کے ادا کرنے کی فکر میں لگ جاوے یا حق والوں سے معاف کرالے کیونکہ بدون اس کے کہ حق والوں کے حق سے ہلکا ہو اگر عمر بھر بھی محنت و مشقت کرے گا ہرگز ہرگز اللہ تک نہ پہنچے گا پھر توبہ کرنے کے ساتھ یہ پکا ارادہ رکھے کہ اللہ و رسول کا حکم ماننے میں چاہے جتنی اپنے آپ کو تکلیف ہو اور چاہے جتنا بڑا مال کا یا جان کا نقصان ہو جاوے اور چاہے کوئی دنیوی فائدہ جاتا رہے اور چاہے جتنی لوگ ملامت کریں سب گوارا کریں گے مگر اللہ اور رسول کی فرماں برداری نہ چھوڑیں گے اگر اتنی ہمت نہیں ہے تو وہ اللہ کا طالب نہیں ہے۔ اللہ کے طالب کی تو یہ حالت ہوتی ہے ؎

اے دل آں بہ کہ خراب از مئے گلگوں باشی — بے زر و گنج بصد حشمت قاروں باشی
در رہ منزل لیلیٰ کہ خطرہاست بجاں — شرط اول قدم آنست کہ مجنوں باشی

مطلب ان شعروں کا یہ ہے کہ اے دل مصلحت یہ ہے کہ شراب محبت پی کر بیخود ہو جائے اور بے روپے پیسے کے قارون کی برابر ہو کر رہے اور محبت کے راستہ میں جس میں جان کے بڑے بڑے خطرے ہیں اس میں قدم رکھنے کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ دیوانہ ہو جائے جب گناہوں سے پوری طرح توبہ کرے اور یہ پکا ارادہ ہو جاوے کہ اب اللہ اور رسول کی فرمانبرداری نہ چھوڑیں گے تو اس وقت دین کا علم ضرورت کے موافق سیکھنا اور طریقہ علم دین سیکھنے کا پہلی ہدایت میں ہو چکا ہے۔ پھر پیر کامل کی تلاش میں لگے۔ جس کی پہچان آگے آتی ہے۔

ہدایت تیسری: پیر کامل وہ ہے جس میں یہ باتیں موجود ہوں (۱) ضرورت کے موافق دین کا علم اس کو ہو (۲) عقیدے اور عمل اور عادتیں اس کی شرع کے موافق ہوں (۳) دنیا کی حرص نہ رکھتا ہو کامل ہونے کا دعویٰ نہ کرتا ہو کہ یہ بھی دنیا کی ایک شاخ ہے (۴) کسی کامل پیر کے پاس کچھ دنوں تک رہا ہو (۵) اس کے زمانے میں جو عالم اور درویش منصف مزاج ہوں وہ اس کو اچھا سمجھتے ہوں (۶) عام لوگوں کی نسبت خاص لوگ یعنی جو لوگ سمجھدار اور دیندار ہیں وہ اس کے زیادہ معتقد ہوں (۷) اس کے جو مرید ہیں ان میں اکثر کا یہ حال ہو کہ شرع کے پابند ہوں اور دنیا کی طمع ان کو نہ ہو (۸) وہ پیر اپنے مریدوں کی تعلیم جی سے کرتا ہو اور چاہتا ہو کہ یہ درست ہو جاویں اور اگر مریدوں کی کوئی بری بات دیکھتا ہو یا سنتا ہو تو ان کو روک ٹوک کرتا ہو یہ نہ ہو کہ ہر ایک کو اس کی مرضی پر چھوڑ دے۔ (۹) اس کے پاس چند روز بیٹھنے سے دنیا کی محبت میں کمی اور اللہ کی محبت میں زیادتی معلوم ہوتی ہو (۱۰) خود بھی وہ ذکر و شغل کرتا ہو کیونکہ بدون عمل کے پختہ ارادہ کئے ہوئے تعلیم میں فائدہ نہیں ہوتا جس شخص میں یہ نشانیاں موجود ہوں پھر یہ نہ دیکھے کہ اس سے کوئی کرامت بھی ہوتی ہے یا نہیں یا پوشیدہ یا آئندہ ہونے والی باتیں اس کو معلوم ہوتی ہیں یا نہیں۔ یا یہ جو دعا کرتا ہے وہ قبول ہو جاتی ہے یا نہیں یا یہ اپنی باطنی قوت سے کچھ کام کر دیتا ہے یا نہیں کیونکہ یہ باتیں پیر یا ولی کے لئے ہونا ضروری نہیں۔ اسی طرح یہ نہ دیکھے کہ اس کی توجہ سے لوگ تڑپنے

لگے ہی یا نہیں کیونکہ یہ بزرگی کے لئے ضروری نہیں۔ اصل میں اس قسم کا اثر نفس کے متعلق ہے جو مشق کرنے سے بڑھ جاتا ہے۔ جو شخص پرہیزگار بھی نہیں بلکہ جو مسلمان بھی نہیں وہ بھی کر سکتا ہے اور اس توجہ دینے سے کچھ زیادہ نفع بھی نہیں ہوتا کیونکہ توجہ کا اثر باقی نہیں رہا کرتا۔ بس توجہ کا اتنا فائدہ ہے کہ جو مرید ایسا ہو کہ اس میں ذکر کا اثر بالکل نہ ہوتا ہو اس کو پیر چند روز تک توجہ دے تو اس میں توجہ سے ذکر کا اثر ہونے لگتا ہے۔ یہ نہیں کہ خواہ مخواہ لوٹ پوٹ ہی ہو جائے۔

ہدایت چوتھی، جب پیر کامل مل جائے اور اس سے مرید ہونے کا ارادہ کرے تو پہلے یہ سمجھ لے کہ مرید ہونے سے غرض کیا ہے کیونکہ مرید ہونے سے لوگوں کی بہت سی غرضیں ہوتی ہیں۔ کوئی تو یہ چاہتا ہے کہ ہم کرامت والے ہو جاویں اور ہم کو کشف سے وہ باتیں معلوم ہو جائیں جو اوروں کو معلوم نہیں ہوتی ہیں۔ سو تیسری ہدایت میں ابھی تم کو معلوم ہو چکا ہے کہ خود پیر ہی میں یہ ہونا ضروری نہیں کہ اس سے کرامتیں ہوں اس کو کشف سے ایسی باتیں معلوم ہو جایا کریں جو اوروں کو معلوم نہیں ہوتی ہیں تو بیچارہ مرید اس کی کیا ہوس کرے گا۔ کوئی یہ سمجھتا ہے کہ مرید ہو لینے سے پیر صاحب بخشش کے ذمہ دار ہو جاویں گے قیامت میں دوزخ میں نہ جلنے دیں گے خواہ کیسے ہی برے کام کرتے رہو یہ بھی محض غلط ہے۔ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا "یا فاطمۃ انقذی نفسک من النار" اے فاطمہؓ اپنے کو دوزخ سے بچاؤ یعنی عمل کرو۔ کوئی یہ سمجھتا ہے کہ پیر صاحب ایک نگاہ میں کامل کر دیں گے ہم کو نہ محنت کرنا پڑے گی نہ گناہ چھوڑنے کا ارادہ کرنا پڑے گا۔ اگر اسی طرح کام بن جاتا تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو کچھ بھی نہ کرنا پڑتا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کون کامل ہوگا۔ گو کہیں بطور کرامت کے ایسا بھی ہو گیا ہے کہ کسی بزرگ نے ایک نگاہ میں کامل کر دیا لیکن کرامت کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ ہوا کرے اور نہ یہ ضروری ہے کہ ہر ولی سے کرامت ہوا کرے اس بھروسے پر رہنا بڑی غلطی کی بات ہے کوئی یہ چاہتا ہے کہ خوب جوش و خروش

و شورش و مستی پیدا ہو خوب نعرے لگایا کریں۔ گناہ آپ سے آپ چھوٹ جاویں گناہ
کی خواہش مٹ جائے نیک کاموں کا ارادہ ہی نہ کرنا پڑے آپ سے آپ ہو جایا کریں
دل کے وسوسے اور خطرے سب مٹ جاویں۔ بس ایک بے خبری کی کیفیت رہا کرے
یہ خیال پہلے سب خیالوں سے اچھا سمجھا جاتا ہے لیکن سبب اس کا ناواقفیت ہے یہ
سب باتیں کیفیات اور حالات کہلاتی ہیں اور حالات کا پیدا ہونا آدمی کے اختیار
سے باہر ہے اور حالات اگرچہ بہت عمدہ چیز ہیں مگر مقصود نہیں۔ مقصود وہی چیز
ہوسکتی ہے جس کا حاصل کرنا اختیار میں ہو غور کرنے سے معلوم ہوا کہ اس قسم کی خواہشوں
میں نفس کا چھپا ہوا مکر ہے وہ یہ کہ نفس آرام اور مزہ اور ناموری چاہتا ہے ان کیفیتوں
میں یہ سب باتیں حاصل ہیں جو شخص اللہ کی رضامندی کا طالب ہوگا جس کے
متعلق آگے بیان آتا ہے کہ درویشی سے مقصود یہی اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے ایسے
شخص کو ان خواہشوں سے کیا تعلق وہ تو اپنی حالت ایسی رکھے گا جیسے گویا یوں کہہ رہا ہے

فراق و وصل چہ باشد رضائے دوست طلب   کہ حیف باشد ازو غیر او تمنائے

یعنی جس کو تم فراق سمجھتے ہو اور جس کو وصال سمجھتے ہو یہ دونوں برابر ہیں اصل چیز
اس کی رضامندی ہے اللہ تعالیٰ سے اللہ کے سوا دوسری چیز چاہنا افسوس کے قابل بات ہے

روزہا گر رفت گو رو باک نیست   تو بماں اے آنکہ جز تو پاک نیست

یعنی کیفیتیں اور حالات اگر جاتے رہے تو کوئی افسوس کی بات نہیں اللہ کا تعلق
رہنا چاہیے جس کی برابر کوئی چیز پاک نہیں ہے

بس زبون وسوسہ باشی دلا   گر طرب را باز دانی از بلا!

یعنی اے دل تو ابھی خیال فاسد ہی میں مغلوب ہے اگر تو راحت اور مصیبت
میں فرق سمجھے پھر یہ کہ ایسا شخص دو قسم کی خرابیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے کیونکہ یہ کیفیتیں
یا حاصل ہوں گی یا نہیں اگر حاصل ہو گئیں تب تو بوجہ اس کے کہ یہ شخص اسی کو درویشی
سمجھتا تھا، اپنے کو کامل سمجھنے لگتا ہے اور ان ہی کیفیات پر بس کر کے پرہیزگاری
اور عبادات سے بے فکر ہو جاتا ہے اور عبادات کی ضرورت اپنے لئے نہیں سمجھتا،

یا کم سے کم عبادات کو بے قدر ضرور سمجھنے لگتا ہے اور اگر حاصل نہ ہوئیں تو غم میں مرنے گھلنے لگتا ہے۔ اور کچھ اسی کی خصوصیت نہیں بلکہ جو شخص بھی ایسی باتوں کی خواہش کرے گا جو اختیار سے باہر ہیں غم اور پریشانی میں مبتلا رہے گا۔ کوئی سمجھتا ہے کہ پیر صاحب کے پاس عمل بڑے بڑے اچھے ہیں جب ضرورت ہوگی ان سے تعویذ گنڈے لے لیا کریں گے۔ یا پیر صاحب کی دعا بہت قبول ہوتی ہے مقدموں میں اور دنیا کی ضرورتوں میں ان سے دعا کرا لیا کریں گے اور سب کام ہماری مرضی کے موافق ہو جایا کریں گے گویا ساری خدائی پیر صاحب کے قبضہ میں ہے۔ یا ہم ان سے ایسی چیز سیکھ لیں گے کہ ہم برکت والے ہو جاویں گے کہ ہمارے دم کر دینے اور ہاتھ پھیر دینے سے بیمار اچھے ہو جاویں گے بلکہ ایسے لوگ بزرگی ان ہی عملوں کو اور ان کے اثر کو سمجھتے ہیں۔ چونکہ ان عملوں کو بزرگی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ نیت بالکل دنیا ہی کا چاہنا ہے اس لئے غلطی در غلطی ہے، کوئی یہ سمجھتا ہے کہ ذکر و شغل کرنے سے یہ فائدہ ہے کہ کچھ روشنی دکھائی پڑے گی یا کوئی آواز سنائی دے گی یہ بھی بالکل غلط خیال اور ناسمجھی ہے کیونکہ اول تو یہ ضروری نہیں کہ ذکر اور شغل کرنے سے روشنی معلوم ہو یا آواز سنائی دے اور نہ ذکر و شغل کرنے سے روشنی وغیرہ کا دکھلائی پڑنا مقصود ہے۔ دوسرے ذکر و شغل کرنے سے جو روشنی نظر آتی ہے یا جو رنگ دکھلائی دے یا جو آواز سنائی دے بعض دفعہ یہ ذکر و شغل کرنے والے کے دماغ کا فعل ہوتا ہے غیب کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ تیسرے اگر مان بھی لیا جاوے کہ غیب کی چیز دکھلائی پڑی یا غیب کی آواز سنائی پڑی تو اس سے کیا فائدہ ہوا غیب کی آواز معلوم ہو جانے سے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل نہیں ہو جاتی اللہ تعالیٰ کی نزدیکی تو اس کی عبادت اور فرمانبرداری سے حاصل ہوتی ہے۔ بعض دفعہ شیطانوں کو فرشتے دکھلائی دیتے ہیں، مگر وہ شیطان کے شیطان رہتے ہیں اور یہ بات ظاہر ہے کہ مرنے کے بعد کافروں کو غیب کی بہت سی باتیں معلوم ہو جاویں گی۔ تو جو بات کافر کو بھی معلوم ہو جاوے اگر وہ بات حاصل ہو گئی تو کیا کمال ہوگا جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ جتنی باتیں مذکور ہوئیں مقصود درویشی سے ان میں سے کسی کا حاصل ہونا بھی

نہیں اس لیے ان سب خیالوں کو دل سے نکال کر اصل غرض اور مقصود درویشی سے اللہ کی رضامندی سمجھے جس کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سب حکموں کو بجا لاوے اور ذکر پابندی سے کرے پیر بھی بتلاتا ہے اور مرید اسی پر عمل کرتا ہے اگرچہ کوئی کیفیت معلوم نہ ہو اور نہ کوئی کمال اس کے خیال میں حاصل ہو۔ تب بھی آخرت میں ذکر کا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے بجا لانے کا فائدہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے

عـ اگر کسی کو یہ شبہ ہو کہ جتنے دین کے کام ہیں سب سے غرض اور مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ خوش ہو اور دوزخ سے نجات اور جنت نصیب ہو پھر بھی کوئی یہ نہیں کہتا کہ چاہے کوئی فائدہ حاصل ہو یا نہ ہو مقصود تو رضائے الٰہی ہے وہ آخرت میں حاصل ہو گی مثلاً علم پڑھنے سے غرض یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہو کوئی دنیوی فائدہ مقصود نہیں لیکن اگر کتاب سمجھ میں نہ آوے اور لیاقت نہ پیدا ہو تو طالب علم سے یہ نہیں کہا جاتا کہ مقصود تو رضائے الٰہی ہے چاہے کتاب سمجھ میں آوے چاہے نہ آوے لیاقت پیدا ہو یا نہ ہو آخرت میں اس کا ثمرہ ضرور ملے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہو گی اسی طرح مقصود درویشی سے یہ ہے کہ دنیا کی محبت دل سے دور ہو اور اللہ کی یاد حاصل کرنے سے غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہو جنت نصیب ہو دوزخ سے نجات ہو تو اگرچہ کوئی کیفیت معلوم نہ ہو اور نہ کوئی کمال اس کے زعم میں حاصل ہو تب بھی آخرت میں ذکر اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے بجا لانے کا فائدہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے ظاہر ہو گا الخ جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ اس عبارت کا یہ مطلب نہیں کہ غفلت چاہے دور ہو چاہے دور نہ ہو اور اللہ کی یاد جس کو صوفی لوگ نسبت کہتے ہیں چاہے حاصل ہو جائے یا نہ ہو مگر سمجھے کہ مقصود حاصل ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ کی یاد ہو جانے کے بعد امور مذکورہ میں کسی امر کو مقصود نہ سمجھے مگر اللہ کی یاد وغیرہ سے اللہ کی رضامندی کو مقصود جانے جس طرح علم سے مقصود رضامندی اللہ کی ہے کوئی اور چیز دنیوی کا حاصل ہونا مقصود نہیں کیونکہ اللہ کی یاد کا خیال کرنا تو درویشی کا ایک جزو ہے جیسا کہ شروع کتاب میں کہا گیا ہے دوسرا درجہ یہ ہے کہ ان مذکورہ باتوں کے ساتھ نفل عبادتوں میں اور ہر دم خدا کی یاد میں مشغول رہے کسی دم غافل نہ ہو اور آگے جیسی ہدایت میں آوے گا اور اگر ایک مدت تک ذکر کرنے سے دل میں یکسوئی پیدا نہ ہو تو مناسب ہے کہ کوئی شغل بھی کر لیا جاوے اور اسی ہدایت میں ہے کہ جب تک اس شخص کو جس کا ذکر ہو رہا ہے کسی قدر مضبوطی کے ساتھ نسبت باطنی حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک لوگوں کو نفع پہنچانے میں مشغول نہ ہو ان عبارتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مطلب نہیں

ظاہر ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے جنت میں داخل ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا دوزخ سے بچے گا اور حقیقت پیری مریدی کی یہی ہے کہ پیر وعدہ کرتا ہے ذکر اور اللہ کے حکموں کے بتلانے کا اور مرید اقرار کرتا ہے کہ پیر جو بتلادے گا اس پر عمل ضرور کریگا اور اگرچہ پیر کی طرف سے یہ تعلیم اور مرید کی طرف سے پیر کے بتلائے ہوئے پر عمل بدون خاص طریقہ کے بھی ہو سکتا ہے کہ جس طریقہ سے مرید ہونے کا دستور ہے لیکن اس خاص طریقہ سے مرید ہونے میں یہ خاصیت ہے کہ پیر کی توجہ مرید پر زیادہ ہوجاتی ہے اور مرید کو پیر کا کہنا ماننے کا زیادہ خیال ہوجاتا ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ ایک ہی پیر کرے اور اپنے پیر کو اس زمانہ کے سب بزرگوں سے اچھا سمجھے اس کی مصلحت فقط یہی ہے کہ اس صورت میں دونوں طرف سے تعلق بڑھ جاتا ہے۔ رہا ہاتھ میں ہاتھ لینا یا کوئی کپڑا وغیرہ عورت کو پکڑا دینا جبکہ وہ پاس ہو یہ بزرگوں کی ایک نیک رسم ہے اس اقرار کی مضبوطی کے واسطے جو کہ پیر اور مرید میں ہوتا ہے باقی یہ اقرار دونوں طرف سے بدون اس کے بھی ہو سکتا ہے اسی وجہ سے جو شخص دور سے مرید ہونا چاہیے اسکو بدون ہاتھ پر ہاتھ رکھے مرید کر لیتے ہیں اور حدیثوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ میں ہاتھ دینے کا طریقہ اچھا ہے چنانچہ حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب بیعت فرماتے تھے تو مریدوں کا ہاتھ اپنے دست مبارک سے پکڑ کر بیعت فرماتے تھے اور کپڑے وغیرہ کو پکڑا دینا یہ بجائے ہاتھ پکڑنے کے ہے۔

ہدایت پانچویں جب تمکو اچھی طرح معلوم ہوگیا کہ درویشی کا راستہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰ سے آگے ؛ جو شبہ کرنے والے نے سمجھا ہے ۱۲ منہ اور ان کیفیتوں کا حاصل ہونا بعض کے اعتبار سے ہے ورنہ اکثر تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہوتا ہے اور شاید کوئی باوجود محنت اور مشقت کے محروم رہتا ہو۔ چنانچہ اسی ہدایت میں ہے اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا اس کے دل میں عجیب عجیب طرح کے علم اور معرفت کی باتیں جن کے بارہ میں مولانا محمود دیں فرماتے ہیں پیدا ہوں گے الی قولہ اور ان باتوں کو حالات کہتے ہیں ۱۲ منہ

[illegible]

[illegible]

کتابوں میں نہیں ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] شریف فرماتے ہیں کہ

[illegible]

باقی صفحہ ۲۵ پر

کسی نے کہا ہے کہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تنگ [illegible] دیکھو تو [illegible] مت [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایسا
[illegible] موجود [illegible] کے پاس [illegible]
[illegible] [illegible]
دیکھو [illegible] کے [illegible] میں [illegible]
[illegible] [illegible] کی [illegible] بھی [illegible]
بھی [illegible] [illegible] سب سے [illegible]
[illegible] مت کرو اگر [illegible] کے پاس [illegible] کسی [illegible]
[illegible] مت [illegible] [illegible] دیکھو [illegible]
[illegible] [illegible] وہ کام سے [illegible] اس وقت [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] دل [illegible]
اور [illegible] [illegible] دیکھو

عام عورتوں کو نصیحت

[illegible] کی [illegible] کے [illegible] مت [illegible] [illegible]
[illegible] مت کرو [illegible] مت [illegible] [illegible] مت کرو
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible]
کیسا ہی [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مت
[illegible] [illegible] [illegible] جس [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تمام شد تسہیل قصد السبیل

[illegible]

تمدن اسپین کا نتیجہ

[illegible]

کیفیت ہی پیدا ہوتی ہے

[illegible]

[illegible]

درویش کی اور حقوق

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اردو [illegible]

[illegible]

[illegible]

چند مفید باتیں منقول از کتاب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے پاس بیٹھ کر اسکی روح کی طرف توجہ کرے وہ اسکی روحانیت کو اپنے شیخ کی صورت میں جان کر کے فیض حاصل کرے اور برکت لیوے۔ رہا یہ کہ بعض جگہ ماسو تصوریں کے لئے ہے عام نہیں حضرت نے الفرض سب کی مانند ... بر فکر کی بہت یاد کرے اور تو توجہ کر کے ان کو بزرگ سمجھے اور بہر مرتبہ کے موافق وہ اسکے سب کو سمجھائے اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم اور دوسرے بعضے ہوئے کہ حضرات اللہ و رسول کے مانند ہیں۔ بعضے کا یہ مطلب نہیں کہ ان کی ... جگہ مطلب یہ ہے کہ ہر بزرگ شان کے موافق ... مشروع ... ہوا کرے ورنہ ان کا ادب نہ رکھے ... حیثیت۔

ملفوظ در تسہیل طریق سلوک ملقب بہ

السبیل لعابری السبیل

من مقالات شریفہ حضرت اشرف العلماء حکیم الامت مجدد الملت

قطب الارشاد مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب قدس اللہ سرہ

ضبط کردہ احقر خواجہ عزیز الحسن غفی عنہ

مرقومہ ۹ محرم سنہ ۳۵ھ

عرض کیا کہ ہمارے حضرت ... فرمایا کرتے ہیں کہ اعمال اختیاریہ ... مقصود ہیں اور غیر اختیاری مقصود نہیں گو ... اب اختیار کے اور کچھ نہیں رہا تو یہ بات بہت مختصر ... معلوم ہوتا ہے کہ پورا طریق میں محبت ہی کیا ہے ... لیکن ... استقامت نہیں ... تمام اصطلاحات کا اصل یہی ہے اس مقصد تمام کرتا ہوں ... باوجود کوشش کے ... حاضر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تسہیل السالک فی الطریق سلوک کے بیان میں

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] سہروردی: رسالۂ آداب الشیخ والمرید

[illegible]

[illegible]
(یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا) [illegible]
نہیں کرتا [illegible]
[illegible]

گوشہ تنہائی مقرر کرے جو اس کے لیے مخصوص ہو دوسرا کوئی اس میں نہ جا سکے اور شیخ کو چاہیے کہ مریدین کو آپس میں بھی اپنی مجلس کے علاوہ جمع نہ ہونے دے اور جو شیخ اس میں مسامحت کرے وہ مریدین کے حق میں برا کرتا ہے۔

بعضے آداب از آداب المعاشرت

ادب ۱۔ جب کسی کے انتظار میں بیٹھنا ہو ایسے موقع پر اور اس طور سے مت بیٹھو کہ اس شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا انتظار کر رہے ہو اس سے خواہ مخواہ اس کا دل مشوش ہو جاتا ہے اور اس کی یکسوئی میں خلل پڑتا ہے بلکہ اس سے دور اور نگاہ سے پوشیدہ ہو کر بیٹھو۔

ادب ۲۔ بعضے آدمی صاف بات نہیں کہتے تکلف کے کنایات کے استعمال کو ادب سمجھتے ہیں اس لئے بعض اوقات مخاطب نہیں سمجھتا یا غلط سمجھتا ہے جس سے فی الحال یا فی المآل پریشانی ہوتی ہے بات بہت واضح کہنا چاہیے۔

ادب ۳۔ بعضے آدمی بلاضرورت دوسرے شخص کی پشت کے پیچھے بیٹھ جاتے ہیں اس سے دل الجھتا ہے۔

ادب ۴۔ بعض اوقات بعض خدمت دوسرے سے لینا پسند نہیں ہوتا سو ایسی خدمت پر اصرار نہ کرنا چاہیے کہ خود مخدوم کو تکلیف ہوتی ہے اور یہ بات اس مخدوم کی صریح مخالفت یا قرائن سے معلوم ہو جاتی ہے۔

ادب ۵۔ مشغول آدمی کے پاس بیٹھ کر اس کو مت تکو کہ اس سے دل بٹتا ہے اور دل پر بوجھ معلوم ہوتا ہے بلکہ خود اس کی طرف متوجہ ہو کر بھی مت بیٹھو۔

ادب ۶۔ کسی کا خط جس کے تم مکتوب الیہ نہ ہو مت دیکھو نہ حاضرانہ جیسے بعضے آدمی میں دیکھے جاتے ہیں اور نہ غائبانہ۔

۔ ہدیہ کے ادب میں سے ہے کہ اگر کچھ درخواست کرنی ہو تو ہدیہ نہ دے

اس میں مہدی الیہ کو یا مجبور ہونا پڑتا ہے یا ذلیل۔

ادب ۸۔ خواہ مخواہ پیٹھ کے پیچھے بیٹھنا سخت بار معلوم ہوتا ہے تعظیم کے لیے ہر نشست و برخاست کے موقع پر اکثر باوجود ضرورت اٹھنے سے مانع ہوتا ہے نہیں چاہیے۔

ادب ۹۔ وظیفہ پڑھتے وقت خاص طور سے قریب بیٹھ کر انتظار کرنا طالب کو متعلق کرکے وظیفہ کو مختل کرتا ہے البتہ اپنی جگہ پر بیٹھا رہے تو کچھ حرج نہیں۔

ادب ۱۰۔ بات ہمیشہ صاف اور بے تکلف کہہ دیا کرے تکلف کی تمہید وغیرہ نہ کرے۔

ادب ۱۱۔ کوئی اپنا بزرگ کسی کام کی فرمائش کرے تو اس کو انجام دے کر اطلاع بھی دینا چاہیے تاکہ اس بزرگ کو انتظار سے انتشار نہ ہو۔

ادب ۱۲۔ اگر کسی سے ملنے جاؤ وہاں اتنا مت بیٹھو یا اس سے اتنی دیر باتیں مت کرو کہ وہ تنگ ہو جائے۔ یا اس کے کسی کام میں حرج ہونے لگے۔

ادب ۱۳۔ جب تم سے کوئی کام کو کہے تو اس کو سن کر ہاں نہیں ضرور زبان سے کچھ کہہ دیا کرو کہ کہنے والے کا دل ایک طرف ہو جائے نہیں تو ایسا نہ ہو کہ کہنے والا تو یہ سمجھے کہ اس نے سن لیا ہے اور تم نے سنا نہ ہو یا وہ سمجھے کہ تم یہ کام کرو گے اور تم کو کرنا منظور نہ ہو تو ناحق دوسرا آدمی بھروسے میں رہا۔

ادب ۱۴۔ کسی کے گھر میں مہمان جاؤ تو اس سے کسی چیز کی فرمائش مت کرو بعض دفعہ چیز معمولی ہوتی ہے بے حقیقت مگر وقت کی بات ہے گھر والا اس کو پورا نہیں کر سکتا ناحق اس کو شرمندگی ہوگی۔

ادب ۱۵۔ جہاں اور آدمی بیٹھے ہوں وہاں بیٹھ کر تھوک مت ناک مت صاف کرو اگر ضرورت ہو تو ایک کنارے جا کر فراغت کر آؤ۔

ادب ۱۶۔ کھانا کھانے میں ایسی چیزوں کا نام مت لو جس سے سننے والوں کو گھن پیدا ہو بعضے نازک مزاجوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

ادب ۱۷۔ بیمار کے سامنے یا اس کے گھر والوں کے سامنے ایسی باتیں مت کرو جس سے زندگی کی نا امیدی پائی جائے ناحق دل ٹوٹے گا بلکہ تسلی کی باتیں کرو کہ انشاءاللہ تعالیٰ سب دکھ جاتا رہے گا۔

ادب ۱۸۔ اگر کسی کی پوشیدہ بات کرنی ہو اور وہ بھی اس جگہ موجود ہو تو آنکھ سے یا ہاتھ سے اُدھر اشارہ مت کرو ناحق اس کو شبہ ہوگا اور یہ جب ہے کہ شرع سے اس بات کا کرنا درست بھی ہو اور اگر درست نہ ہوا تو ایسی بات بھی کرنا گناہ ہوگا۔

ادب ۱۹۔ بدن اور کپڑے میں بدبو پیدا نہ ہونے دو اگر دھوبی کے گھر کے دھلے ہوئے کپڑے نہ ہوں تو بدن ہی کے کپڑوں کو دھو ڈالو۔

ادب ۲۰۔ آدمیوں کے بیٹھے ہوتے جھاڑو مت دلواؤ۔

ادب ۲۱۔ مہمان کو چاہیے کہ اگر پیٹ بھر جائے تو تھوڑا سالن روٹی دسترخوان میں ضرور چھوڑ دے تاکہ گھر والوں کو یہ شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہو گیا اس سے وہ شرمندہ ہوتے ہیں۔

ادب ۲۲۔ راہ میں چارپائی یا پیڑھی یا اور کوئی برتن اینٹ وغیرہ مت ڈالو۔

ادب ۲۳۔ بچوں کو ہنسی میں اُچھالو مت اور کسی کھڑکی وغیرہ سے مت لٹکاؤ شاید گر پڑیں۔

ادب ۲۴۔ پردہ کی جگہ کسی کے پھوڑا پھنسی ہو تو اس سے مت پوچھو کہ کہاں ہے۔

ادب ۲۵۔ گٹھلی چھلکا کسی آدمی کے اوپر سے مت پھینکو۔

ادب ۲۵۔ کسی کو کوئی چیز ہاتھ میں دینا ہو تو دور سے مت پھینکو کہ وہ ہاتھ میں لے لے گا۔

ادب ۲۶۔ جس سے بے تکلفی نہ ہو اس سے ملاقات میں اس کے گھر کا حال مت پوچھو۔

ادب ۲۷۔ کسی کے غم یا پریشانی یا دکھ بیماری کی کوئی خبر سنو تو تب تک تحقیق کے

کسی سے نہ کہو خصوصاً اس کے عزیزوں سے۔

ادب ۲۹۔ دسترخوان پر سالن کی ضرورت ہو تو کھانے والے کے سامنے سے مت اٹھاؤ۔ دوسرے برتن میں لے آؤ۔

ادب ۳۰۔ لڑکوں کے سامنے کوئی بے شرمی کی بات مت کہو۔

ادب ۳۱۔ جس شخص کی نسبت تم کو قرائن سے متیقن یا مظنون ہو کہ تمہارے کہنے کو ہرگز نہ ٹالے گا۔ اس سے کسی ایسی چیز کی فرمائش نہ کرو جو شرعاً واجب نہیں

ادب ۳۲۔ اگر کسی شخص پر قصداً ناخوش ہونا پڑے یا اتفاقاً ایسا ہو جائے تو دوسرے وقت اس کا دل خوش کر دو اگر تم سے واقعی زیادتی ہو گئی ہے تو بے تکلف اس سے معذرت کر کے اپنی زیادتی کی معافی مانگ لو عار مت کرو قیامت میں وہ اور تم برابر ہو گے

تمت بالخیر